بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ ان یتقبلک مقاما محمودا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ — خطبہ نمبر ۲۳

یوم چہارشنبہ — ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۵ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۳ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۲۵ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۲۰

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲۴ مئی ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

● مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ان کا اجتماع مورخہ ۳، ۴ جون ۱۹۶۶ء کو بمقام شیخوپورہ منعقد ہوگا انشاء اللہ ۔ مرکز سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب ۔ شیخ مبارک احمد صاحب اور مولانا دوست محمد صاحب تشریف لے جا رہے ہیں ۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

● ربوہ ۴ مئی ۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن چند یوم کے لئے کراچی تشریف لے گئے ہیں ۔

● ربوہ ۲۴ مئی ۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب نسیم اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے برٹش گی آنا جانے کے لئے کل مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۶۶ء کو صبح بذریعہ بس ربوہ سے لاہور روانہ ہو رہے ہیں ۔ آپ کی روانگی سے قبل دفاتر تحریک جدید کے احاطہ میں صبح ساڑھے سات بجے اجتماعی دعا ہوگی احباب وقت مقررہ پر دفاتر تحریک جدید کے احاطہ میں تشریف لا کر اجتماعی دعا میں شریک ہوں اور اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں ۔

● حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے ۔
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ۔" (افسر امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے

آپ کی رسالت کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں

"یہ خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے جس پہلو سے دیکھو مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقعہ ہے ۔ مسلمانوں کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ، یا کوئی مردہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ قادر مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حی و قیوم ہے ۔ مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے ۔ آپ کی رسالت مردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں ۔ چنانچہ اس وقت بھی خدا نے ان ثبوتوں اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے اور مسیح موعود کو بھیجکر نبوت محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے ۔

اور پھر اس کی دعوت ایسی عام ہے کہ کل دنیا کے لئے ہے ۔

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً

اور پھر فرمایا ۔

ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لاریب فیہ اور فیھا کتب قیمہ اور آیات محکمات ۔ قولٌ فصلٌ ۔ میزانٌ میھمنٌ ۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء)

فضل عمر فاؤنڈیشن میں زیادہ سے زیادہ رقوم داخل کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :-

"میں اس نورانی چہرہ کا واسطہ دے کر آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ رقوم اس فاؤنڈیشن میں داخل کریں ۔ تا وہ کام جو ہمارے پیارے امام (حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کو محبوب تھے ۔ ان میں ہم اور زیادہ وسعت پیدا کر سکیں ۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے ۔" (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

جماعتوں نے میری تحریک پر نہ صرف اپنے بجٹ کو پورا کیا بلکہ قریباً ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ زائد کی بھی توقع ہے

جب یہ اعداد و شمار میرے سامنے آئے تو میرا دل خدا کی حمد سے بھر گیا جس نے محض اپنے فضل سے میری زبان میں اثر پیدا کیا اور دوستوں کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے بڑے اخلاص اور محبت سے میری آواز پر لبیک کہا

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے آمین

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ مئی ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب، سماٹرا انچارج صیغہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ

سورۃ تغابن میں

فرماتا ہے۔

فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیرا لانفسکم ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون

(آیت ۱۶)

یعنی جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، اور اس کی بات سنو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ وہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں۔ وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

عربی زبان میں

فلاح کا لفظ

بڑے وسیع معانی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور دین اور دنیا کی حسنات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

دنیا کے متعلق فلاح ان باتوں پر بولا جاتا ہے کہ انسان کو صحت والی زندگی حاصل ہو، مال میں فراخی ہو۔ اور عزت و وجاہت اور اقتدار اور ثروت سب کچھ اسے میسر ہو۔ آخرت کے متعلق فلاح کا لفظ استعمال ہو۔ تو اس کے معنی ہوں گے۔ کہ انسان نے ابدی زندگی پائی۔ جس کے بعد فنا نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے ایسی روحانی دولت دی گئی۔ جس کے ساتھ کوئی تنگی نہیں اور خدا تعالیٰ نے اسے عزت کے ایسے مقام تک پہنچا دیا کہ اس کے ساتھ کسی ذلت کا تصور بھی ممکن نہیں۔ اور اسے صفات الٰہیہ کا ایسا عرفان حاصل ہوا کہ جس کے ساتھ کوئی جہالت نہیں ہے:

تو اس آیت میں فرمایا کہ آؤ اس

فلاح کا ایک نسخہ

تمہیں بتاؤں اور وہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے دل کے بخل سے بچایا جاتا ہے۔ وہی دنیا اور آخرت دونوں میں مصلح و فلاح پانے والا ہوتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دل کے بخل سے نجات کس طرح ہو۔ اس کے جواب کے لئے فرمایا:

فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیرا لانفسکم

کہ جہاں تک ہو سکے اپنی طاقت، قوت اور استعداد کے مطابق تقوے کی راہوں پر چلتے رہو۔ اور تقوے یہ ہے کہ اسمعوا واطیعوا کہ اللہ تعالیٰ کی آواز کو سنو اور لبیک کہتے ہوئے اس کی اطاعت کرو۔ اگر تم تقوے کی راہوں پر چل کر سمعاً وطاعۃً کا نمونہ پیش کرو گے۔ تو تمہیں اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی توفیق دے گا کہ تم اپنی جانوں، مالوں اور عزتوں سب کو اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اس طرح تمہیں دل کے بخل سے محفوظ کر لیا جائے گا۔ یہی کامیابی کا راز ہے۔

اس نسخہ کو

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ

نے خوب سمجھا اور پھر اس پر خوب عمل کیا دیکھو دنیا میں بھی انہیں ایسی کامیابی نصیب ہوئی کہ کسی اور قوم کو ویسی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ اور اسی زندگی میں ان کو آئندہ کے متعلق ایسی بشارتیں ملیں کہ کسی اور قوم کو ان کا حقدار قرار نہیں دیا گیا۔

یا پھر اس نسخہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے سمجھا اور اس کے مطابق عمل کر کے حقیقی کامیابی اور فلاح کے حصول کے لئے جدوجہد کی۔ اور کر رہی ہے۔ اور آئندہ بھی اسی راہ پر گامزن رہیگی انشاء اللہ۔

آج جس وجہ سے میں نے آیت مذکورہ پڑھی ہے۔ اور اپنے بھائیوں کو اس کے مضمون کی طرف متوجہ کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ پچھلے ماہ کی ۸ تاریخ کو میں نے ایک خطبہ دیا تھا۔ اور

جماعت کو تحریک کی تھی

کہ چونکہ ہمارا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ صرف تین ہفتے باقی ہیں۔ اس لئے اپنے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ۸ اپریل کو ہمارے بجٹ کی پوزیشن یہ تھی کہ بجٹ ۲۵،۲۴،۲۸۰ روپے کا تھا۔ اور اس کے مقابل آمد مبلغ ۲۱،۵۷،۷۸۰ روپے تھی یعنی بجٹ کے مقابل قریباً ساڑھے تین لاکھ روپیہ آمد کم تھی اس کی وجہ سے مجھے بڑی گھبراہٹ اور فکر لاحق تھی۔ ہمارا حقیقی دشمن شیطان ہے۔ اور وہ بڑا چوکس ہے۔ اور اس کی شرارت اور دجل بھی کمال کا ہے۔ اس لئے میں ڈرتا تھا کہ اگر ہمارے سال رواں کا بجٹ پورا نہ ہوا۔ تو فوراً بعض دلوں میں

شیطان یہ وسوسہ ڈالیگا

اور انہیں یہ کہہ کر خوش کرنے کی کوشش کرے گا کہ دیکھو جماعت کا قدم ترقی کی بجائے تنزل کی طرف جانا شروع ہو گیا ہے۔ اور پھر ہمارے مخالف اس سے یہ نتیجہ نکالیں گے کہ جماعت ان رفعتوں کو حاصل نہ کر سکے گی۔ کہ جن کے حصول کا اسے دعوے ہے اور جن کے حصول کی خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے بشارت بھی مل چکی ہے۔

شیطان اس بات کو لوگوں سے چھپائے گا کہ

ستمبر کی جنگ میں

ہماری بہت سی جماعتیں جو ضلع سیالکوٹ اور لاہور وغیرہ میں تھیں بُری طرح متاثر ہوئی ہیں اور اپنا سارا مال و متاع چھوڑ کر انہیں اپنے علاقہ سے ہجرت کرنی پڑی۔ اور اس وجہ سے وہ اپنے چندے پوری طرح ادا نہ کر سکیں۔

وہ اس امر کو بھی دنیا سے چھپائے گا کہ جنگ کی وجہ سے جماعت کے بہت سے تاجروں پر بھی بُرا اثر پڑا اور ان کی تجارت کی حالت وہ نہ رہی جو جنگ سے پہلے تھی۔ اور چونکہ ان کی آمدنی کم ہو گئی اس لئے لازماً اسی نسبت سے جماعت کے چندے بھی کم ہو گئے۔

پس

مجھے خیال ہوا

کہ ان تمام باتوں کو نظر انداز کر کے شیطان بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھو جماعت تنزل کی طرف جھک گئی ہے۔ اور اب یہ وہ ترقیات حاصل نہ کر سکے گی جن کے متعلق اسے دعوے ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ نے اس کے لئے مقدر کر رکھا ہے اور اس کا یہ دعوے پورا نہ ہو گا کہ یہ جماعت تمام اطرافِ عالم میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑنے میں کامیاب ہو گی۔

اس گھبراہٹ کے نتیجہ میں ایک طرف تو میں نے اپنے رب سے دعا کی اور دوسری طرف اپنے بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔

اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو بھی سنا

اور اس سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر مقدس ہستیوں کی دعاؤں کو سنا جو وہ دن رات جماعت کی ترقی کے لئے کرتے رہے اور اس نے ہم پر بڑا ہی فضل کیا۔ کیونکہ ۵ مئی ۶۶ء کی رپورٹ کے مطابق ہماری آمدنی تین ہفتوں میں ۲۱،۵۷،۷۸۷ روپے سے بڑھ کر ۲۵،۹۱،۴۷۷ روپے تک پہنچ گئی ہے گویا ان تین ہفتوں میں مبلغ ۳،۳۳،۶۹۰ روپیہ وصول ہوا اور ابھی یہ سال کی پوری آمد نہیں کیونکہ بہت سی رقمیں منی آرڈر کر دی گئی ہیں لیکن وصول ہو کر خزانہ میں داخل نہیں ہوئیں۔ اور بہت سی رقوم ہیں (مثلاً کراچی کی) جو بنک میں جمع کرا دی گئی ہیں لیکن ان کی ہمیں اطلاع ابھی نہیں آئی اس لئے وہ رقم آمد میں جمع نہیں کی جا سکی۔

میرا اندازہ یہ ہے

کہ انشاء اللہ تعالیٰ مزید ساڑھے ستر ہزار روپیہ جو پچھلے سال کی آمد میں محسوب ہے۔ تین چار دن تک یہاں پہنچ جائے گا۔ اس طرح گویا ان تین ہفتوں میں کم و بیش پانچ لاکھ روپے کی آمد ہوئی۔

جب ہم اس آمد کا ۶۶-۶۵ء کے بجٹ سے مقابلہ کرتے ہیں تو اس کی پوزیشن یہ بنتی ہے ۵/۶۶ء تک جو اصلی آمد ہوئی وہ ۲۵،۹۱،۴۷۷ روپیہ ہے۔ حالانکہ بجٹ ۲۵،۲۴،۲۸۰ روپیہ ہے۔

پس مبلغ ۱،۹۷،۶۷ (ستاسٹھ ہزار) روپیہ بجٹ سے زیادہ آمد ہوئی۔ اور امید ہے کہ ۶۰ یا ۷۰ ہزار روپیہ کی رقم جو اسی سال میں محسوب ہے جلد ہی وصول ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس طرح ۶۶-۶۵ء کے بجٹ کی نسبت

قریباً ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ

کی آمدنی زائد ہو گی۔

جب ہم ۶۶-۶۵ء کی آمد کا ۶۵-۶۴ء کی آمد سے مقابلہ کرتے ہیں تو پوزیشن یہ بنتی ہے۔

۶۶-۶۵ء کی آمد ۲۵،۹۱،۴۷۷ روپیہ اور ۶۵-۶۴ء کی آمد ۲۴،۰۶،۳۳۳ روپیہ ہوئی۔ اس طرح ۶۵-۶۴ء کی آمد کی نسبت اس سال اس وقت تک کی آمد مبلغ ۱،۴۴،۲۷،۱۴۴ روپیہ زیادہ ہوئی ہے۔ اور اگر متوقع آمد ۶۰،۰۰۰ کو اس میں شامل کر لیا جائے تو ۶۶-۶۵ء کی آمد قریباً ایک لاکھ نوے ہزار روپیہ زیادہ ہوتی ہے۔

اگر ہم ۶۶-۶۵ء کی آمد کا ۶۵-۶۴ء کے بجٹ سے مقابلہ کریں تو یہ زیادتی قریباً اڑھائی لاکھ روپیہ (۲،۴۶،۱۴۷) بنتی ہے۔

جب یہ اعداد و شمار میرے سامنے آئے تو

میرا دل خدا کی حمد سے بھر گیا

اور میرے تمام احساسات اور جذبات کو اس نے اپنے گھیرے میں لے لیا۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں سے کسی کے پاس وہ الفاظ ہوں گے جن سے ہم کما حقہٗ اپنے رب کا شکریہ ادا کر سکیں۔

میں نے یہ بھی سوچا کہ مجھے آپ کے مقابلہ میں کوئی بزرگی یا برتری حاصل نہیں۔ لیکن جس رب عظیم نے اس خاکسار نابکار کو خلافت کی کرسی پر بٹھایا ہے اسی قادر و توانا نے

آپ کے دلوں میں میرے لئے محبت پیدا کی

میری زبان آپ کے دلوں پر اثر کرتی ہے۔ اور آپ میری آواز کو سن کر اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے مجنونانہ طور پر اپنے دینی کاموں میں لگ جاتے ہیں جیسا کہ باہر سے آنیوالی بہت سی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب آپ کا خطبہ یہاں پہنچا تو تمام عہدیدار مجنونانہ طور پر اپنے کام میں لگ گئے۔ اور کوشش کی کہ بجٹ کے پورا ہونے میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

اسی طرح بعض افراد نے جن کے ذمہ بڑی بڑی رقوم واجب الادا تھیں تنگی برداشت کر کے وہ رقوم ادا کر دیں اس طرح انہوں نے جماعت سے تعاون کیا اور خدا تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کی کوشش کی۔

دعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خصوصاً ان عہدیداروں کو جنہوں نے اس عرصہ میں بہت محنت اور بڑی تگ و دو سے کام لیا اور جماعت میں احساسِ ذمہ داری کو بیدار کیا ہے۔ جزاءِ خیر دے اور اپنی رضاء سے نوازے۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے سورہ تغابن کی آیات میں بڑی وضاحت سے فرمایا ہے حقیقی اور کامل فلاح انہیں حاصل ہو اور اس دنیا کی حسنات سے بھی انہیں نوازے اور آخرت کی حسنات بھی زیادہ سے زیادہ ان کے حصہ میں آئیں۔

میں نے پہلے بھی دعا کی ہے اور آئندہ بھی کروں گا آپ بھی ایسے سب دوستوں کے لئے دعا کریں جنہوں نے جماعت کے بوجھ کو اٹھایا کہ

اللہ تعالیٰ انہیں بہتر سے بہتر جزاءِ خیر دے

اور جیسا کہ اس نے جماعت کو ان نامساعد حالات میں بھی یہ توفیق دی ہے کہ مالی قربانی کے میدان میں اس کا قدم پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے ہی بڑھا ہے۔ آئندہ بھی

محض اُسکے فضل اور احسان سے

دنیا کے ہر ملک اور عمل کے ہر میدان میں ہر چڑھنے والے دن اس کا قدم پہلے کی نسبت آگے ہی بڑھنے والا ہو آمین۔

سب توفیق اسی سے حاصل ہوتی ہے۔

وعلیہ توکلنا

ہم لوگ!

نورِ حق سے قریب ہیں ہم لوگ
کس قدر خوش نصیب ہیں ہم لوگ

ہم سے ہے انقلاب وابستہ
دورِ نو کے نقیب ہیں ہم لوگ

تاجداروں کو دے رہے ہیں پیام
ہم نے مانا غریب ہیں ہم لوگ

فکرِ سود و زیاں نہیں ہم کو
اہلِ دنیا! عجیب ہیں ہم لوگ

سحرِ تثلیث ٹوٹنے کو ہے
کاسرانِ صلیب ہیں ہم لوگ

ہم ہیں آپس میں خوش خصال و خلیق
کافروں میں مہیب ہیں ہم لوگ

ہم نفس ہم امامِ وقت کے ہیں
جاں نثارِ حبیب ہیں ہم لوگ

ہم مبشر ہیں دینِ فطرت کے
یعنی حق کے خطیب ہیں ہم لوگ

زر کو لانے نہیں نگاہ میں ہم
وہ غنی دل غریب ہیں ہم لوگ!

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

Digitized by Khalid Liberary Rabwah

ایک سوال اور اس کا جواب

(محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری)

ایک صاحب نے سوال کیا ہے کہ مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی نے نور الحق ایڈیشن اوّل صفحہ ۵۰، ۵۱ یا ایڈیشن دوم صفحہ ۶۸، ۶۹ کی ایک عبارت پیش کر کے یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آسمان میں زندہ قرار دیا ہے لہٰذا حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی آسمان میں زندہ قرار دئے جا سکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے جو عبارت پیش کی ہے وہ یہ ہے:۔

وان عیسیٰ الا نبی اللہ کانبیاء آخرین وان ھو الا خادم شریعۃ النبی المعصوم الذی حرم اللہ علیہ المراضع حتی اقبل علی ثدی امہ وکلمہ ربہ علی طور سیناء وجعلہ من المحبوبین ھذا ھو موسیٰ فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الی حیاتہ وفرض علینا ان نؤمن انہ حیٌّ فی السماء ولم یمت ولیس من المیتین۔

اس کا ترجمہ نور الحق میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا ہے:۔

عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم تھا جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اس کا خدا کوہ سینا میں اس سے ہمکلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا۔ یہ وہی موسیٰ عمرو خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔

الجواب:۔

اس کے جواب میں واضح ہو اس عبارت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آسمان میں برزخی زندگی کا ذکر ہے۔ اس عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے خاکی جسم کے ساتھ ہی زندہ آسمان پر چلے گئے تھے۔ کیونکہ نور الحق کے صفحہ ۵۱ پر ہی آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"وانت تعلم ان الاماتۃ امر ثابت دائم داخل فی سنن اللہ القدیمۃ وما من رسول الا توفی وقد خلت من قبل عیسی الرسل۔"

ترجمہ اس عبارت کا یہ درج فرمایا ہے:۔

اور تو جانتا ہے کہ مارنا ایک امر ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالےٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ہر رسول اور نبی وفات پا چکا ہوا اور عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے جو نبی آئے وہ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اس عبارت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا بھی ظاہر ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وفات پانے کا خاص طور پر بھی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ "الوصیت" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت موسیٰ کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔"

(الوصیت صفحہ ۷۶)

ان دونوں عبارتوں سے ظاہر ہے کہ نور الحق کی پہلی عبارت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر روحانی اور برزخی زندگی کا ہی ذکر ہے چنانچہ اس قسم کی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آسمان پر ہر ایک نبی کو حاصل ہے چنانچہ حضرت اقدس "آئینہ کمالات اسلام" کے آخر میں درج کردہ اشتہار "قیامت کی نشانی" کے صفحہ ۵۰ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"جب مولویوں نے اپنے منہ سے اقرار کیا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تو نعوذ باللہ مردہ ہیں مگر حضرت عیسیٰ قیامت تک زندہ ہیں تو وہ لوگ (یعنی نافل) اہل اسلام پر سوار ہو گئے اور ہزاروں سادہ لوحوں کو انہوں نے انہیں باتوں سے گمراہ کیا اور ان بے تمیزوں نے یہ نہیں سمجھا کہ انبیاء تو سب زندہ ہیں مردہ تو ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ معراج کی رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی کی لاش نظر نہ آئی سب زندہ تھے۔ دیکھئے اللہ جلشانہ اپنے نبی کریمؐ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی قرآن کریم میں خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت کے بعد اپنا زندہ ہو جانا اور آسمان پر اٹھائے جانا اور رفیق اعلےٰ کو جا ملنا بیان فرماتے ہیں۔ پھر حضرت مسیحؑ کی زندگی میں کونسی انوکھی بات ہے جو دوسروں میں نہیں۔ معراج کی رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نبیوں کو برابر زندہ پایا اور حضرت عیسیٰؑ کو حضرت یحییٰؑ کیساتھ بیٹھا ہوا دیکھا۔"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک جس قسم کی زندگی آسمان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہے اسی قسم کی زندگی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو بشمول ہمارے رسول مقبول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہے۔ پس نور الحق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جس موت کی نفی کی گئی ہے وہ روحانی موت ہے ورنہ اسی جگہ نور الحق میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آگے تمام انبیاء کے وفات پا جانے کا ذکر صاف الفاظ میں فرما دیا ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق لم یمت ولیس من المیتین سے یہی مراد ہے کہ وہ نہ روحانی طور پر مرے ہیں اور نہ روحانی طور پر کبھی مریں گے۔ بلکہ وہ روحانی لحاظ سے آسمان پر زندہ ہیں۔ نور الحق میں جس آیت قرآنیہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کرتی ہے وہ آیت حضرت اقدسؑ نے اشتہار "قیامت کی نشانی" مشمولہ "آئینہ کمالات اسلام" میں ان الفاظ میں درج فرما دی ہے فلا تکن فی مریۃ من لقائہ۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی تو موسیٰ علیہ السلام سے اپنی ملاقات ہونے کے بارہ میں کوئی شک نہ کرنا یعنی معراج میں تمہاری ملاقات درحقیقت موسیٰ علیہ السلام سے ہی ہوئی ہے۔ اسی آیت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں زندہ ہونے کی دلیل قرار دیتے ہوئے نور الحق میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ اسکے رو سے ہم پر فرض ہے کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانیں اور انکو مردہ شمار نہ کریں یعنی آسمان میں انکی روحانی زندگی کے قائل ہوں اور ان کی روحانی موت واقع ہونے سے انکار کریں۔

واضح رہے کہ جب سب انبیاء آسمان میں زندہ موجود ہیں اور انہی کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں زندہ ہونے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انکار نہیں مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی وقت آسمان سے بنفس نفیس زمین پر نازل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور جانشین ہوں گے بلکہ ابن مریم کے نزول والی حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ان کا بروزی نزول ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث میں وارد ہے۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم منکم۔ یعنی تم کیسے ہو گے جب ابن مریم تم میں نازل ہو گا اور وہ تم میں تمہارا امام ہو گا۔

اس حدیث نبوی میں فامکم منکم کے الفاظ اس بات کیلئے قوی دلیل ہیں کہ یہ ابن مریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتیوں میں سے امت کا امام ہو گا۔ ان امتیوں میں سے جو انتم کے لفظ کے مخاطب ہیں اس امت کے باہر سے نہیں آئے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فامکم منکم فرمانا نص قرآنی وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (سورہ نور ۵۶) کے عین مطابق ہے۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو لوگ تم میں سے ایمان لا کر اعمال صالحہ بجا لائیں گے اب وہی زمین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے جس طرح کہ ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ خلیفہ ہوئے۔

اس آیت کریمہ میں "منکم" کا لفظ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ وہی شخص ہو سکتا ہے جو آپ پر ایمان لا کر ہم امتیوں میں سے اعمال صالحہ بجا لانے والا ہو اور وہ امت محمدیہ سے پہلے گزرے ہوئے خلفاء کے مشابہ اور انکا مثیل ہونا چاہیئے پس اس آیت کے رو سے پہلے گزرے ہوئے نبیوں میں سے کوئی نبی آنحضرتؐ کا خلیفہ نہیں ہو سکتا بلکہ امت میں سے پہلے گزرے ہوئے نبیوں کا مثیل ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس امت کے خلفاء مشبہ ہیں اور پہلے گزرے ہوئے خلفاء مشبہ بہ ہیں اور مشبہ اور مشبہ بہ کا غیر ہوا کرتا ہے۔ عین نہیں ہوا کرتا یعنی ایک ہی وجود خود مشبہ اور خود ہی مشبہ بہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک وجود کا اپنے سے تشبیہ رکھنا امر محال ہے پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل یعنی بروز تو امت محمدیہ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہو سکتا ہے*

* اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو مشبہ بہ خلفاء میں سے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا حدیثوں میں ابن مریم کے نزول سے بطور استعارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل اور بروز ہی مراد ہے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آفتاب پاکستان سے طلوع ہوگا

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی ہے کہ مسلمانوں کے زوال کے بعد پھر دوبارہ ان کا عروج ہوگا۔ اور آخری زمانہ میں ان کی عظمت رفتہ انہیں پھر حاصل ہوگی۔ اسلام اس دور میں تمام ادیان پر عملاً غالب ہوگا اور اسے کامل عالمگیر مذہب کی حیثیت حاصل ہوگی۔ گذشتہ چند صدیوں سے مسلمانوں کا انحطاط سخت الم انگیز صورت اختیار کر گیا تھا۔ دردمند مسلمانوں نے اس حالت پر خون کے آنسو بہائے اور شاعروں نے اسکے مرثیے کہے۔ آخر چودھویں صدی ہجری کا آغاز ایسی حالت میں ہوا۔ کہ قادیان سے ایک آواز بلند ہوئی کہ اسلام کی ترقی کا دور شروع ہو رہا ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوگیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو اس عظیم بشارت سے بہرہ ور کیا۔ مگر ظاہری حالات اتنے مایوس کن تھے کہ اس مسرت آگیں ندا پر مسلمان متوجہ نہ ہوئے۔ انہیں یقین نہ ہوا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ بیگانے اور دشمن تو اس آواز کو محض ایک مجذوب کی آواز تصور کرتے تھے۔ ستر برس قبل یہ آواز ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی اس کے ساتھ جلال تھا۔ شوکت تھی اور آسمانی تائیدات تھیں۔ اسلئے اپنوں کی بے توجہگی اور بیگانوں کی مخالفت کے باوجود سعادت مند روحوں نے اس پر کان دھرے اور دھیرے دھیرے مشرق و مغرب سے حق کے پروانے شمع روحانیت کے گرد جمع ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ جماعت کے بننے کے ساتھ ہی علماء شدید طور پر برافروختہ ہوگئے۔ اس جماعت کو مٹانے کے لئے ان سے جو ہو سکتا تھا وہ کر گذرے انہوں نے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر حربہ سے کام لیا اور انتہائی مخالفت کی۔ مگر آج تک کسی آسمانی فرستادہ کو دنیا کی مخالفت نے ناکام بنایا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ (خدانخواستہ) ناکام ہوتے آپ (علیہ السلام) اپنے مشن کو پورا کرتے کے لئے رات دن لگے رہے۔ دلائل کی بھرمار اور آسمانی نشانات کے تواتر کا نتیجہ تھا کہ دشمن ہر میدان میں ناکام ہوتے اور جماعت کو ہر روز استحکام حاصل ہوتا گیا

۱۹۴۷ء میں الٰہی منشاء کے مطابق پاکستان قائم ہوا اور جماعت احمدیہ کی بہت بڑی تعداد کو اپنے امام کی معیت میں پاکستان میں ہجرت کرنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ نبیوں کی جماعتوں کو ہجرت کے بعد خاص ترقی دیتا ہے پاکستان کا قیام ایک خاص الٰہی تقدیر تھی۔ جماعت احمدیہ کا مرکز پاکستان قرار پاگیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان مضبوط سے مضبوط تر ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ ہوتا جائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنے والا ہے۔ کیونکہ اور کوئی جماعت یا فرقہ اس عقیدہ پر قائم نہیں ہے اور یوں بھی آسمانی ماموروں کے بغیر ایسی نشاۃ کبھی ممکن نہیں ہوتی۔ اس وقت روئے زمین پر ماموربانی کی جماعت صرف جماعت احمدیہ ہے۔ پھر جماعت احمدیہ کے ہی وہ عقائد ہیں جو قرآن پاک کے مطابق اور نہایت معقول ہیں۔ جنہیں تمام عقلمند ماننے سے تسلی پا سکتے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کا پاکستان میں ہجرت کرنا ایک کھلی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان سے ہی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنا چاہتا ہے یہ مملکت اب کوئی دنیوی مملکت نہیں بلکہ خدائی تقدیر کے ماتحت اسلام کی اشاعت کا مرکز بننے والی ہے۔ یہ ایک ایسی کھلی صداقت ہے کہ اب دشمنانِ احمدیت کو بھی اس کا اعتراف کرنا پڑتا ہے ہفت روزہ المنبر لائلپور جماعت احمدیہ کا سخت معاند اخبار ہے مگر اسے بھی اس بات کا کھلا کھلا اقرار کرنا پڑا ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آفتاب پاکستان سے ہی طلوع کریگا چنانچہ سابق وزیر تعلیم پاکستان جناب ایم ایم مصطفیٰ مرحوم کے حالات میں ایک فاضل مضمون نگار نے تحریر کیا ہے کہ:۔

"پاکستان کے متعلق مصطفیٰ کوئی ناگوار بات برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ اپنی اسلامی مملکت سے بے پناہ عشق رکھتے تھے ایسے ہی ایک موقع پر ان کی زبان سے بار بار ایسے کلمات صادر ہوتے:۔

پاکستان کے افق سے
اسلام کی نشاۃ ثانیہ
کا آفتاب طلوع ہوگا
ہم اس سرزمین پر آنچ نہیں
آنے دیں گے"

(المنبر لائلپور ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء)

یہ ایک "عظیم مسلمان" کے بے ساختہ الفاظ ہیں اور یہ مسلمانوں کے دل کی آواز ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آسمانی تقدیر ہے جو زبانوں پر بھی جاری ہو رہی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ سب مسلمان اس نشاۃ ثانیہ کے لئے تیار ہو جائیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح نشاۃ اولیٰ ہوئی تھی اسی طرح نشاۃ ثانیہ ہوگی وہاں بھی خدا کے برگزیدہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اسکی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اب بھی درحقیقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے ذریعہ ہی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو سکتا ہے اور ایسا ہوا ہے۔ کیونکہ آپؐ کے ظلی اور آپؐ کے امتی مامور من اللہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ہاتھوں سے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔ نیز جس طرح نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے بعد مسلمانوں کی خاص تائید فرمائی تھی اسی طرح یہاں ہجرت کے بعد نصرت خداوندی شامل حال ہے۔ پھر جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو واجب الاطاعت امام کے تابع ہو کر جان و مال سے اسلامی جہاد کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی تائید و نصرت فرما رہا ہے غرض ان جملہ حالات پر تدبر کی نظر ڈالنے والا ہر انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ وہ وقت پاکستان سے ہی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آفتاب طلوع ہوگا۔ اور وہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے طلوع ہوگا۔ انشاء اللہ

خدا کرے کہ وہ دن بہت
جلد آئیں جب خدائی بشارتوں
کے ماتحت اسلام کو عالمگیر غلبہ
حاصل ہو۔

آمین

برکتوں اور رحمتوں کے حصول کا ذریعہ

"پس یہ جو ہمارے چندے ہیں (چندہ عام و حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ۔ ناقل) بعض کو ہر ماہ بعد اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں۔ وہ انہیں نہیں ملیں گی۔ اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ پس عہدیداران کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے" (خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲ اپریل مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء)

خاکسار کی گذارش صرف یہ ہے۔ کہ کوئی مقامی جماعت وصول شدہ رقم اپنے پاس روکے نہ رکھے۔ بلکہ جس مہینہ میں وصول ہوتی ہو۔ اسی مہینہ کے اندر وہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دی جائے۔ شہری جماعتوں میں عموماً پہلے دو ہفتوں میں تمام چندہ وصول ہو چکتا ہے۔ پس کارکنان کو چاہیئے کہ ہر ماہ کا تیسرا ہفتہ حسابات مکمل کرنے اور رقم مرکز بھیجنے کے لئے وقف کریں۔ جو رقوم پندرہ بیس تاریخ کے بعد وصول ہوں۔ وہ اس مہینہ کے چندہ کی دوسری قسط کے طور پر بھیجی جا سکتی ہیں۔ یا اگر معمولی رقم ہو۔ مثلاً سو پچاس روپیہ کے اندر تو وہ اگلے مہینہ کے چندہ کے ساتھ بھیجی جا سکتی ہے

اس طرح کارکنوں کو نہ صرف مرکزی ہدایات کی تعمیل کا ثواب حاصل ہوگا۔ بلکہ مہینہ کا چوتھا ہفتہ بقایا داروں کو تحریک کرنے اور ہر ماہ کے پہلے دو ہفتے تمام احباب سے چندہ وصول کرنے کے لئے فارغ رہیں گے۔

جو جماعتیں چندہ بھجوانے کے لئے مہینہ ختم ہونے کا انتظار کرتی رہتی ہیں۔ ان کے کارکن ہر ماہ کے پہلے اور بعض دفعہ دوسرے ہفتہ میں بھی حسابات بند کرنے اور چندہ بھیجنے میں الجھے رہتے ہیں۔ اس طرح چندوں کی وصولی کا یہی جو اصل وقت ہوتا ہے۔ اسے کھو بیٹھتے ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khuddam Library Rabwah

سیکرٹریان تحریک جدید پہلے سے زیادہ مستعد ہو جائیں

کچھ عرصہ ہوا سیکرٹریان تحریک جدید کیلئے ماہانہ رپورٹ مرکز میں بھجوانے کا طریق رائج کیا گیا تھا مگر رفتہ رفتہ وہ متروک ہو گیا۔ بعض سیکرٹریان تحریک جدید یہ شکایت فرمایا کرتے تھے کہ انہیں چونکہ مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کا رکن تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اسلئے وہ صحیح رنگ میں تحریک جدید کا کام نہیں کر سکتے اب مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء میں اس شکایت کے جواز کو رفع کر دیا گیا ہے۔ اب جبکہ ہمارے سیکرٹریان حضرات مقامی جماعتوں میں مجالس عاملہ کے رکن تسلیم کئے جا چکے ہیں۔ سیکرٹریان کرام کو پہلے سے زیادہ مستعد ہو جانا چاہیئے اور مرکز کو اپنی مساعی کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے بھجوانے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ — اس غرض کے لئے جو فارم تجویز کیا گیا ہے۔ وہ تمام جماعتوں میں بھجوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر کسی سیکرٹری صاحب کو ایسا فارم اس ماہ کے آخر تک نہ پہنچے تو وہ دفتر ہذا سے منگوا سکتے ہیں — میں اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ اپنے مفوضہ فرائض تندہی اور مستعدی سے انجام دیں گے۔ تو جہاں اشاعت اسلام کا کام مستحکم تر ہوگا وہاں وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص دعاؤں کے وارث ٹھہریں گے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام کے ملفوظات سے واضح ہوتا ہے۔ فرمایا۔

"جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں ان کی عمر بڑھائی جائے گی اور حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں عمریں بڑھائی جائیں گی۔ اس کے معنے یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادم دین ہونگے ان کی عمریں بڑھائی جائیں گی"۔

مجھے امید ہے میرے معزز بھائی یعنی سیکرٹریان تحریک جدید انشاء اللہ ان تمام توقعات کو پورا کر دکھانے والے ثابت ہوں گے۔ جو مشاورت ۶۶ء کے بعد ان سے نئے رنگ میں وابستہ کی گئی ہیں — اور اس امر کا ایک ثبوت ان کی رپورٹوں کی باقاعدہ ترسیل ہوگی۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول)

اعلانات دار القضاء

۱۔ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ معرفت ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ نے لکھا ہے کہ میرے خاوند مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب منیجر نور نگر فارم محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر مورخہ ۱۲/۵/۶۶ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ایک رقم مبلغ کمانہ ۹۹۵۰۰۵ روپے کمانہ ۱۸۶۹/۱۰۵۵ تحریک جدید ربوہ میں جمع ہے مرحوم کے وارث میرے علاوہ ایک لڑکی مسماۃ بشریٰ بعمر بارہ سال اور ایک لڑکا مسمی نعیم بعمر آٹھ سال ہیں اور یہ دونوں بچے میری کفالت میں ہیں اسلئے میرے خاوند مرحوم کی یہ امانتی رقم میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

۲۔ مکرم مسعود احمد صاحب ابن منشی عزیز احمد صاحب محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ نے لکھا ہے کہ ہمارے والد صاحب مکرم منشی عزیز احمد صاحب مورخہ ۵/۵/۶۶ کو فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم صدر انجمن احمدیہ کے کارکن تھے اسلئے مرحوم کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم ہماری والدہ محترمہ مسماۃ رفیعہ بیگم صاحبہ کو دے دی جائے۔ میرے اور محترمہ والدہ صاحبہ کے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔ (۱) داؤد احمد صاحب (۲) محمود احمد صاحب (۳) ودود احمد صاحب (۴) مبشر احمد صاحب پسران (۵) مسعود بیگم صاحبہ (۶) [illegible] صاحبہ (۷) رفیعہ بیگم صاحبہ (۸) انور اسلام صاحبہ دختران مکرم منشی عزیز احمد صاحب

اس درخواست پر مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب صدر محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ کی تصدیق درج ہے اور مکرم [illegible] صاحب پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ مرحوم کے ورثاء کو ملنے والے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم مبلغ ۱۴۰۵۰ روپے ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعاء: خاکسار کی والدہ محترمہ مدت عشرہ سے شدید بیمار چلی آ رہی ہیں چھوٹے بھائی عزیزم عبد الرشید صاحب اسسٹنٹ انجینئر کے دانت میں شدید تکلیف ہے۔ ان کو علاوہ بھی بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(عبد الماجد شیخ۔ ایم اے قائد [illegible] جیکب آباد)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں حصہ لینے والی خواتین کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مندرجہ بابرکت میں ۱۵ ہجرت ۱۳۴۵ھ (۱۵ مئی ۱۹۶۶ء) تک تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں پر اپنا خاص فضل و کرم فرمائے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمت دین کی توفیق دے اور ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ہماری جملہ بہنوں کو چاہیئے کہ وہ مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ملازم حضرات کیلئے نیک نمونہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کی سکیم کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ دوست جو ملازمت کرتے ہیں اپنی سالانہ ترقی کی رقم تحریک جدید کو بطور چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون ادا کیا کریں۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب بھٹی ڈیلر یوگوسلاویہ ٹیوب ویل ورکشاپس مظفر گڑھ ترقی کی رقم ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"مبلغ یکصد دس روپیہ (۱۱۰/-) ارسال ہے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں گذشتہ ماہ میری تنخواہ میں اس رقم کا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اضافہ ہوا تھا۔ میرے پیارے محبوب آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے بموجب یہ رقم برائے مساجد بیرون ممالک کے لئے ہے"۔

دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بھٹی صاحب موصوف کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازتا رہے آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اطلاع برائے موصیان حصہ آمد و سیکرٹریان مال

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے ریزولیوشن نمبر ۸۱-ع مورخہ ۱۲/۶۶ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جس کا نفاذ یکم مئی ۱۹۶۶ء سے ہو رہا ہے کہ حصہ آمد کے ایسے موصی احباب جن کو دینی مملوکہ اراضیات کی فصلوں اور مکانوں یا دکانوں وغیرہ کے کرایہ سے بھی آمدنی ہوتی ہے اور اس آمدنی پر ان کو چندہ عام ادا کرنا واجب ہے وہ یکم مئی ۱۹۶۶ء سے ایسی آمدنیوں کی اطلاع فارم "اصل آمد" کے ذریعہ دفتر بہشتی مقبرہ کو دیا کریں گے۔ فارم اصل آمد میں حصہ آمد میں حصہ آمد اور چندہ عام والی ہر دو آمدنیوں کے اندراجات کے لئے جدا جدا خانے بنائے گئے ہیں — لہٰذا آئندہ سیکرٹریان مال بھی اس بات کا اہتمام کریں کہ ایسے احباب کا چندہ عام بھی حصہ آمد کی طرح مرکز میں نام بنام جمع ہو تاکہ صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کی تعمیل باقاعدہ ہو سکے۔

(ناظر بیت المال)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں۔ (منیجر)

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۳ مئی :- صدر محمد ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ اگر بھارت نے اپنی فوجی تیاریاں جاری رکھیں تو پاکستان میں چوکنا اور تیار رہنے پر مجبور ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھارت سمیت اپنے تمام ہمسایوں سے دوستانہ تعلقات رکھنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں، لیکن بھارتی حکومت کا رویہ اس کے بالکل برعکس ہے اور وہ ہمارے خلاف فوجی تیاریوں میں مصروف ہے۔ صدر ایوب مری کے قریب باڑیاں میں پنجاب رجمنٹ کی شیر دل بٹالین کے جوانوں اور افسروں سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان نے بھارت کے ساتھ پرامن تعلقات قائم کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور آئندہ بھی اس قسم کی کوشش جاری رہے گی۔ لیکن بھارت اس زور شور سے جنگی تیاریاں کر رہا ہے کہ ہمیں ہر وقت ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم دنیا کے تمام ملکوں سے امن چاہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہماری سرحدوں پر بھی امن قائم ہو کیونکہ قوم کی ترقی کے لئے امن اشد ضروری ہے۔

جوانوں کو مبارک باد

صدر ایوب نے بٹالین کے جوانوں اور افسروں کو مبارکباد دی کہ انہوں نے جنگ کے دوران شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی روایات بہت شاندار ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ آپ ملک کی حفاظت کا کام زیادہ عزم و ہمت سے انجام دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ شیر دل بٹالین کے افسروں اور جوانوں نے جنگ کے دوران اپنے فرائض اس جوش و جذبہ سے انجام دیئے ہیں جس سے باقی مسلح افواج نے اپنی ذمہ داریاں ادا کی ہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ دشمن ہم سے طاقت میں چار گنا تھا اور اس نے ہماری طاقت کو منتشر کرنے کے لئے کئی محاذ کھول دیئے تھے۔ لیکن قوم نے دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ انہوں نے کہا "ہمارے وطن عزیز کی مقدس سرحدوں کی حفاظت ہر شخص کا فرض ہے۔

صدر ایوب نے شیر دل بٹالین کے کارناموں کی تعریف کی انہوں نے کہا کہ جس جس سیکٹر میں یہ بٹالین متعین کی گئی میں اس کے کام سے باخبر رہا اس کا پچھلا ریکارڈ انتہائی شاندار ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ اپنی روایات کو برقرار رکھے گی۔ آپ نے کہا کہ اس بٹالین سے میرا تعلق بہت پرانا ہے اور تقریباً ۲۵ سال تک اس کی کمان کرتا رہا ہوں۔ صدر نے یہ بھی کہا کہ میں جہاں بھی رہوں لیکن میرا دل شیر دل کے جوانوں اور افسروں کے ساتھ رہتا ہے۔

تیس سال قبل سیکنڈ لفٹنٹ محمد ایوب خان شیر دل بٹالین میں شامل ہوئے تھے اور ۲۰ سال کی طویل شاندار خدمات انجام دینے کے بعد وہ سپاہیانہ پیشہ کی معراج پر پہنچ گئے۔

کلر واہ کینٹ :- ۲۳ مئی۔ پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ پاکستان کی آزادی اور غلامی کے درمیان صرف قوم کا بلند حوصلہ اور مسلح افواج کی شجاعت حائل ہے۔ اس حقیقت کو بھارت سے گزشتہ جنگ نے ثابت کر دیا ہے۔ وہ آرڈی ننس کلب میں پاکستان آرڈی ننس فیکٹریوں کے سالانہ ڈنر کی تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کر رہے تھے۔

جنرل موسیٰ نے مزید کہا کہ بھارت نے پوری قوت کے ساتھ لاہور اور سیالکوٹ پر حملہ کیا تھا لیکن اس کے باوجود نہ صرف اسے بھاری جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ بلکہ اس کو پاکستان کے ساتھ صلح کی بات کرنی پڑی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال کی جنگ اور اس کے حوصلہ افزا نتائج سے افواج کی بلند حوصلگی ایثار اور فرض شناسی کی داستان ہیں۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ افواج کو صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی قیادت پر کتنا اعتماد ہے۔ اس جنگ میں ہر سپاہی نے سچے مسلمان کی حیثیت سے جنگ لڑی اور دشمن پر اپنی برتری کی دھاک بٹھا دی۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
گولبازار ربوہ
سے حاصل کریں (منیجر)

جملہ حقوق محفوظ
خاص الخاص دوائیں
طفلانی بخار اور دستوں کے لئے ۲ روپے
بال جیون سوکھا سان کے لئے ۳
حیات نسواں لیکوریا کے لئے ۶
مدر خاص بانجھ پن کی تکلیف کے لئے ۳
شیریں پھل بے اولادی کے لئے ۲۵
رفیق جواں نوجوانوں کی بیماریوں کے لئے ۶
نشاطی خاص کمزوری کے لئے ۵
حکیم محمد دم الطاف احمد اہل الطب والجراحت
دواخانہ فضل میانی۔ ضلع سرگودھا

ھوالشافی
طاقت کی ادویات
ٹانکس (TONICS)
"بے بی ٹانک" بچوں کی کمزوری اور بدہضمی کے لئے ۳/-
"برین ٹانک" دماغی تھکان اور حافظہ کی کمزوری کے لئے ۳/-
"جنرل ٹانک" دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے ۴/-
"سپیشل ٹانک" شدید کمزوری اور کمی خون کے لئے ۵/-
"سپیشل کورس" خاص کمزوری کا خاص علاج ۱۰/-
"ری جوینیٹنگ کورس" سپیشل کورس سے بھی طاقتور ۳۰/-
"سپیشل ری جوینیٹنگ کورس" طاقت کا آخری نسخہ ۵۰/-
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل ربوہ
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مزنگ لاہور

ولادت

۱۔ مکرم خالد ہدایت صاحب بھٹی منیجر نیشنل بنک آف پاکستان گجرات کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۹-۲۰ مئی کی درمیانی شب لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عطاء اللہ صاحب بھٹی مرحوم آف لاہور کا پوتا اور مکرم محترم مولانا عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(لطف الرحمٰن شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے حمید احمد کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن محترم سردار عبدالرحمٰن صاحب کا پوتا ہے اور سید مہدی حسن صاحب کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادم دین بنائے آمین (اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دارالصدر غربی)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

ہر باکمال سٹاف
ہر لاجواب سروس
آپ ہمیشہ اپنا قابل اعتماد
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے!
(منیجر)

ہمدرد نسواں اٹھارہ گولیاں دواخانہ خدمت خلق جنڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

بیگم جمیلہ صدیقی صاحبہ کا طالبات سے خطاب

تین طالبات کے لئے گیارہ طلائی اور نقرئی تمغہ جات

جامعہ نصرت ربوہ کا چوتھا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۶۶ء کو لجنہ ہال میں منعقد ہوا۔ محترمہ جمیلہ صدیقی صاحبہ ڈائریکٹر ایس ٹریننگ انسٹی ٹیوشن لاہور تشریف لائیں اور ان کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز پونے دس بجے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔

سب سے پہلے محترمہ پرنسپل صاحبہ نے ۳۱ طالبات کو بی اے کی اسناد عطا فرمائیں بعد ازاں محترمہ موصوفہ نے کالج کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں انہوں نے سال گزشتہ کے سانحہ عظیم یعنی جامعہ نصرت کے بانی اور ہمارے پیارے امام حضرت المصلح الموعودؓ کے وصال کا ذکر کیا۔ اور کالج کے قیام کے لئے حضور انورؓ کی کوشش۔ کالج میں حضورؓ کی دلچسپی اور حضورؓ کی بے پایاں نوازشات کا ذکر کیا اور اب ان سے محرومی پر اظہار تاسف کیا۔ اس کے بعد انہوں نے کالج کے شاندار نتائج، کالج اور ہوسٹل کی عمارت میں اضافہ۔ لائبریری کی توسیع۔ کھیلوں اور مختلف سوسائٹیوں کی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ گذشتہ ستمبر کی جنگ اور اس کے دوران سٹاف اور طالبات نے جس جذبے سے چھ ہزار روپیہ دفاعی فنڈ کے لئے جمع کیا اور رالفل ٹریننگ ابتدائی طبی امداد اور مہاجرین اور فوجیوں کے لئے کپڑوں کی فراہمی اور سویٹروں کی بنائی میں انہوں نے جس گرم جوشی کا مظاہرہ کیا اس کا بھی ذکر فرمایا۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ کی رپورٹ کے بعد محترمہ جمیلہ صدیقی صاحبہ نے بی اے اور ایف اے کی طالبات کو بورڈ کے سرٹیفکیٹ اور بیشتر طالبات کو ان کی عمدہ تعلیمی کارکردگی پر انعامات عطا فرمائے۔ ان انعامات میں دس طلائی اور ایک نقرئی تمغہ بھی تھا۔ سات طلائی تمغہ جات آنسہ نیر وزہ فائزہ کو اور تین طلائی تمغہ جات آنسہ فائزہ شاہدہ کو عطا کئے گئے ایک نقرئی تمغہ آنسہ امۃ الواحد کے لئے تھا۔ بعد ازاں بورڈ اور یونیورسٹی کی مٹ بال اور والی بال کی ٹیموں کو لڑکیاں کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

انعامات تقسیم کرنے کے بعد محترمہ بیگم صدیقی صاحبہ نے جامعہ نصرت کی تعلیمی سرگرمیوں اور اس مختصر سے عرصہ میں اس کی نمایاں ترقی پر مسرت کا اظہار کیا جامعہ نصرت کے مقدس بانی کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا:۔

> حضرت مصلح موعود کی یاد دلوں پر نقش ہے۔ جامعہ نصرت کی نمایاں ترقی کے پس پردہ آپؓ ہی کے اہم عزائم اور آپؓ ہی کی عظیم شخصیت کارفرما ہے۔ ملک کی خواتین کی ناگفتہ بہ حالت بہت سے حساس دلوں پر اثر انداز ہوئی اور کتنے ہی دور اندیش لوگوں نے خواتین کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ اس احساس کے زیر اثر جامعہ نصرت کا قیام عمل میں لایا گیا۔

آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ صحیح ہے کہ ہمارے معاشرتی، اقتصادی اور تعلیمی مسائل کو حل کرنا کسی فرد واحد کے بس کا روگ نہیں۔ انہیں حل کرنے کے لئے نئی نسل کو آگے بڑھنا ہوگا۔ اس لئے کہ آپ ہی نئی پود کی راہبر اور قوم کا بہترین سرمایہ ہیں۔ موجودہ دور میں ہمارے ملک میں نہ صرف ہزاروں دیہاتی لڑکیاں بلکہ سینکڑوں شہری لڑکیاں بھی تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں۔ اس صورت میں آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع میسر ہیں۔ اور آپ اپنی قوم کی دوسری عورتوں کے لئے باعث فخر ہیں۔ ان کی بہت سی امیدیں اور توقعات آپ سے وابستہ ہیں کہ آپ اس مقدس فریضے کی تکمیل کریں گی جس کا آغاز آپ کے مقدس اور لائق صد احترام بزرگ کر چکے ہیں آپ نے مزید فرمایا آپ خوش قسمتی سے اس کالج میں پڑھتی ہیں جو مذہبی تعلیمات کا سرچشمہ ہے آپ کو مذہبی تعلیم کے ریاضہ [illegible] ماحول بھی میسر ہے جس میں رہ کر آپ نے اس مفروضے کو غلط ثابت کر دیا ہے کہ مذہبی خیالات کا حامل شخص دقیانوسی ہے اور ماڈرن لوگ صرف وہ ہیں جو مذہب سے بیگانہ ہیں۔ آپ کو اپنے مذہبی ماحول سے فائدہ اٹھا کر ایسے خیالات کو ترویج دینی چاہیئے جو عورت کو بہترین عورت بنا دیں۔ آپ کی رگوں میں تازہ خون ہے آپ حالات کے دھارے کو وطن کی بہتری کے لئے جس طرف چاہیں موڑ سکتی ہیں۔ آپ کو اپنے علم اپنے قویٰ اپنے وقت اور اپنی لگن کو عظیم کارناموں کے سرانجام دینے کے لئے وقف کرنا ہوگا۔ آپ کی ادنیٰ سے ادنیٰ کوشش بھی شاندار نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ آپ اس عالیشان عمارت کی بنیادیں رکھ سکتی ہیں جس کی تعمیر آنے والی نسلیں کرے گا اور اس مقصد کے لئے آپ کو باوقار اور بے خوف ہونے کے علاوہ اسلامی اقدار کو سربلند رکھنا ہوگا۔ ان فرائض کو سرانجام دیتے ہوئے آپ کو یہ سوچنے کی بجائے کہ ہمارے مشاغل مالی لحاظ سے ہمارے لئے کتنے منفعت بخش ہیں۔ آپ کو اس بات پر نظر رکھنا ہوگی کہ ہمارا وجود ملک اور قوم کے لئے کتنا نفع بخش ہے۔ ان امیدوں کو پورا کرنے کے لئے نئی نسل کو محنت اور دیانتداری سے کام کرنا ہوگا۔ ورنہ آپ نہ صرف خود ناکام رہیں گی بلکہ تعلیم کے پیشہ کی عظمت کو بھی داغدار کریں گی۔ ایک محدود عرصہ کی کاوش لاحاصل ہے کچھ پانے کے لئے آپ کو محنت کو اپنی عادت بنانا ہوگا۔ حق بات کہنے سے کبھی نہ ڈریں۔ خصوصاً اس وقت جب تعلیم کے پیشے کے وقار اور دوسروں کی بہتری کا سوال ہو"

محترمہ بیگم صدیقی صاحبہ نے ان طالبات جو کوئی ملازمت نہیں کرنا چاہتیں یہ تلقین کی کہ "زندگی میں محض اپنی مسرتوں کا حصول ہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ دوسروں کے دکھ پر تڑپنا اور دوسروں کی زندگی کو بہتر اور پر مسرت بنانے کے لئے کچھ کام کرنا بڑی بات ہے اس درسگاہ کے پاکیزہ اور علمی ماحول نے جو شمع آپ کے دلوں میں روشن کی ہے اگر آپ اس سے اپنے گردوپیش کو منور کر سکیں تو میں سمجھوں گی کہ آپ نے اپنا حق ادا کر دیا۔ خدا آپ کو زندگی کے ہر امتحان میں کامیابیوں سے نوازے"

قومی ترانہ کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے جامعہ نصرت کی طالبات اور سٹاف کی طرف سے بیگم صدیقی صاحبہ کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ تقسیم اسناد و انعامات اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد مہمان خصوصی نے کالج اور ہوسٹل کی عمارت کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد جملہ مہمان خواتین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ محترمہ جمیلہ صدیقی صاحبہ طالبات کے فیشن ڈریس سے بے حد محظوظ ہوئیں اور اس کے لئے طالبات کی کامیاب کاوش کو بے حد سراہا۔

شام کے ساڑھے چار بجے مہمان خصوصی لاہور واپس تشریف لے گئیں۔

علامہ نیاز فتحپوری وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کراچی ۲۴ مئی۔ آج صبح سات بجے ریڈیو پاکستان سے یہ افسوسناک خبر نشر ہوئی ہے کہ اردو زبان کے بلند پایہ ادیب و نقاد اور مشہور نثر نگار علامہ نیاز فتحپوری مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نگار" آج مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۶۶ء کو بوقت صبح کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔